بسم الله الرحمن الرحیم

خلاصه درس ۱۰

صفات سلبیہ

خداوند عالم کی ذات میں کسی بھی طریقہ کی کوئی محدودیت، نقص یا کمی نہیں پائی جاتی، اسی طرح جب کسی نقص یا عیب کو خداوند کی ذات سے سلب کیا جاتا ہے تو وہ صفت سلبیہ کہلاتی ہے۔

کیااللہ تعالی میں فلاں خصوصیت کانہ ہوناعیب ہے؟

یہاں پر ممکن ہے ذہن میں سوال پیدا ہو کہ جب ہم بار بار یہ کہتے ہیں کہ خدا میں فلاں چیز نہیں ہے تو یہ اشکال ذہن میں آتا ہے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی میں کوئی چیز نہ ہو جبکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور اسکے پاس کسی چیز کا نہ ہونا عیب ہے۔
گزشتہ بیان پر اگر غور کیا جائے تو یہ شبہ اپنے آپ ختم ہو جائے گا کہ صفات سلبیہ یعنی نقص کا سلب کرنا، نقص یعنی کمی اور نقص کمال کے مقابل میں آتا ہے۔ توجہ فرمائے گا، نقص منفی مفہوم ہے، اور سلب بھی منفی مفہوم یعنی اگر نقص کو سلب کیا جائے تو نتیجہ کمال نکلتا ہے۔ معروف قاعدہ کے مطابق منفی x منفی=مثبت[1] ہوتا ہے یعنی نفی اور نفی مل کر مثبت بنتا ہے۔ اسکا مطلب صفات سلبیہ بھی خداوند عالم کے لئے کمال ہیں[2]۔ لہذا یہ کہنا کہ خداوند عالم میں فلاں عیب نہیں ہے یہ عیب کی بات نہیں بلکہ کمال کی بات ہے۔

کچھ مشہور صفات سلبیہ

ا۔اللہ تعالی جسم نہیں رکھتا۔

تعلیمات اسلامی میں اللہ تعالی کو جسم سے منزہ جانا گیا ہے، سوائے ایک چھوٹے سے گروہ کے جسے 'فرقہ مجسمہ' کہتے ہیں۔ جسم ہمیشہ محدود ہوتا ہے اور جسم کی خصوصیت میں سے ہے کہ جسم فنا ہو جاتا ہے اور اس میں تغیر اور تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ محدود ہونا، فنا اور ختم ہو جانا تبدیل ہو جانا نقص ہیں اور خداوند عالم ان کیفیات سے پاک ہے۔
جسم کی خصوصیت یہ ہے کہ ہمیشہ طول و عرض کا محتاج ہوتا ہے، جسم ہمیشہ مختلف اجزاء سے مل کر بنتا ہے یعنی اپنے اجزا کا محتاج ہوتا ہے۔
اور محتاج ہونا اللہ تعالی کی ذات میں نہیں ہے۔
اسی لئے اللہ تعالی جسم نہیں رکھتا اور جسم کے تمام احکامات اور لوازمات سے اسکی ذات منزہ ہے۔

---

[1] (-)x(-)= (+)
[2] کمال کے عدم کی نفی بھی کمال ہوتی ہے۔

۲۔اللہ تعالیٰ مرکب نہیں ہے۔

مرکب وہ چیز ہوتی ہے جو چند اجزا سے مل کر بنی ہو اور جو بھی چیز اجزا سے مل کر ترکیب پاتی ہے وہ اپنے اجزا کی محتاج ہوتی ہے اگر ایک بھی جزنہ ہو تو وہ ناقص کہلاتی ہے۔ لہذا یہ تمام خصوصیات اللہ تعالیٰ میں نہیں ہیں اسی لئے اللہ مرکب نہیں ہے۔

۳۔اللہ تعالیٰ جہت اور مکان نہیں رکھتا۔

یعنی خداوند عالم تبارک و تعالیٰ کسی خاص سمت میں محدود نہیں ہے اور نہ کسی خاص مکان میں محدود ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ خدا یہاں ہے اور وہاں نہیں ہے، بلکہ وہ ہر جگہ ہے۔

جہت اور مکان بھی جسم کی خصوصیات میں سے ہیں اور جب جسم ہونے کا انکار ہو گیا تو جہت کا بھی انکار ہو گیا۔

البتہ جب ہم قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں یا آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس خاص سمت میں ہے۔ بلکہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا وحدت اور اتحاد قبلہ کی نشانی ہے اور خدا نے اسکا حکم دیا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا تعظیم کی علامت ہے اور ضروری نہیں کہ اسی طرح دعا کی جائے۔

۴۔اللہ تعالیٰ مرئی نہیں ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں جا سکتا اور رویت کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے نفی کیا جاتا ہے۔ دکھائی دینا جسم کی خصوصیت ہے اور اس آنکھ سے دیکھ پانے کا لازمہ یہ ہے کہ خدا کسی خاص سمت میں ہو کہ ہم دیکھ سکیں۔ لازم ہے کہ ہماری آنکھ کے سامنے ہو نتیجتاً محدود ہو اور ان تمام خصوصیات سے اللہ کی ذات منزہ ہے۔

اس بات پر امام علی (علیہ السلام) کی دلچسپ حدیث قابل توجہ ہے۔ مولا نے جب فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی تو اس وقت ذعلب یمانی نے امام علی (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ مولا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو امیر المومنین (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ کیا میں اسکی عبادت کر سکتا ہوں جسکو دیکھا نہ ہو؟! ذعلب نے عرض کیا آپ نے کیسے دیکھا خدا کو؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اسے نگاہیں آنکھوں کے مشاہدہ سے نہیں دیکھ سکتی ہیں۔ اس کا ادراک دلوں کو حقائق ایمان کے سہارے حاصل ہوتا ہے۔[3]

۵۔اللہ تعالیٰ شریک نہیں رکھتا۔

اسکا کوئی ساتھی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی کے ساتھ مل کر اس کائنات کو نہ تو خلق کیا ہے اور نہ چلا رہا ہے۔ اسکی دلیل توحید کے درس میں گزر چکی ہے۔

---

[3] وقد سأله ذعلب اليماني فقال - هل رأيت ربك يا أمير المؤمنين فقال عليه‌السلام -أفأعبد ما لا أرى فقال وكيف تراه فقال لَا تُدْرِكُه الْعُيُونُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِيَانِ - ولَكِنْ تُدْرِكُه الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الإِيمَانِ- نہج البلاغہ نامہ 179

اب اگر کسی انسان کامل میں اللہ تعالی جیسی صفات نظر آئیں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ وہ خدا ہے یا خدا کا شریک ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ خود اللہ نے کچھ خاص لوگوں کو یہ اختیار دیا ہے اور ان صفات سے مزین فرمایا ہے اور یہ اولیاء اللہ اسکی اجازت سے ایسے کام کرتے ہیں جو مافوق طبیعت ہوں، جیسے معجزہ۔

۶۔اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔

ظلم کرنے کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں۔ ظلم یا جہل کی بناپر ہوتا ہے، یا مجبوری کی بناپر، یا ضرورت کی بناپر، یا ظلم بدلہ لینے کے لئے ہوتا ہے۔، لیکن یہ تمام وجوہات اللہ تعالی کی بابرکت ذات سے دور ہیں۔

۷۔اللہ تعالیٰ زمان اور مکان نہیں رکھتا۔

زمان اور مکان جسم اور مادہ کی خصوصیات ہیں اور اللہ تعالی کی ذات جسم نہیں رکھتی لہذا کسی خاص زمانے یا مکان میں محدود نہیں ہے۔

۸۔اللہ تعالیٰ حد نہیں رکھتا۔

محدود ہونا ایک طرح کا نقص ہے اور لا محدود ہونا کمال ہے۔ خداوند عالم کی ذات سے ہر طرح کا نقص اور عیب دور ہے۔

گزشتہ درس میں اور اس درس میں جتنی صفات کو ثبوتیہ یا سلبیہ کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے وہ سب مشہور صفات ہیں لیکن اتنی صفات میں محدود نہیں ہیں، بلکہ انسان جتنے کمالات سوچ سکتا ہے وہ سب اللہ تعالی کی ذات میں ہیں اور جتنے نقائص ہیں وہ اللہ تعالی کی ذات میں نہیں پائے جاتے۔